نبوت ورسالت

و

عقیدۂ ختم نبوت

افادات

مفتی شکیل احمد صاحب نقشبندی
دامت برکاتہم

(نائب مہتمم جامعہ باقیات الصالحات، ویلور،
خلیفہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم)

جمع وترتیب

مفتی امتیاز احمد قاسمی آمبوری

ناشر

مجلس اِنعام پھول باغ، آمبور

اس رسالہ میں حضرت اقدس مولانا مفتی شکیل احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم (نائب مہتمم جامعہ باقیات الصالحات، ویلورو خلیفہ حضرت اقدس مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم) کی ان دو تقریروں کو ترتیب دی گئی ہے جن کو حضرت والا دامت برکاتہم نے April 2008 مسجد پری میٹ، چنئی میں جمعوں میں خطاب فرمایا تھا۔

نبوت ورسالت

الحمدلله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد فقدقال الله تبارك وتعالىٰ فى القران المجيد والفرقان الحميد اعوذبالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم اناا وحينا اليك كمااوحينا الى نوح والنبيين من بعده صدق الله العظيم۔(سورۂ نساء)

امت کی رہنمائی کا طریقہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات، اس کی صفات کے تذکرہ سے ہوتے ہوئے اب روئے سخن اس کے رسولوں اوراس کے پیغمبروں کے سلسلے میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے ان کی رہبری اوررہنمائی کے لئے اپنے بعض مخصوص بندوں کو بھیجا جومجتبیٰ، مصطفیٰ ہیں یعنی جن کو اللہ نے چنا، جن کو منتخب فرمایا، یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوااورسیدالمرسلین، شفیع المذنبین، احمد مجتبیٰ، رسول مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوا۔

نبی اوررسول کی ضرورت

اللہ تبارک وتعالیٰ پرایمان لانے کالازمی حصہ یہ ہے کہ رسولوں پر بھی ایمان لائے ،اس لئے کہ رسول کے ذریعہ ہی سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہےاس کے احکام کی واقفیت حاصل ہوتی ہےاوراللہ جل جلالہ کی رضامندی اورخوشنودی معلوم ہوتی ہے رسول کے بغیرکوئی اللہ کو پہچاننا چاہے، اس کے احکام کو جاننا چاہےاوراللہ تبارک وتعالیٰ کن چیزوں سے خوش ہوتے ہیں اورکن چیزوں سے ناراض ہوتے ہیں یہ معلوم کرنا چاہے تو ازخود معلوم نہیں کرسکتا۔

رسول کا انکار ضلالت اور گمراہی ہے

رسولوں کا انکار کر کے کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرے تو یہ دعویٰ ایسا ہی باطل ہے جیسے کوئی سیڑھی کا انکار کر کے براہِ راست چھت پر پہنچنے کا دعویٰ کرتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے سیڑھی کی ضرورت نہیں، میں براہِ راست چھت پر پہنچ سکتا ہوں تو آپ خود ایسے شخص کے بارے میں اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کا کیا حشر ہوگا؟ وہ اگر کوشش بھی کرے گا، اپنی جان کی ہلاکت وہ خود مول لے گا، اسی طریقہ سے اگر کوئی رسولوں کے واسطہ کو ہٹا کر براہِ راست خود اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچنا چاہے تو وہ ضلالت وگمراہی کے گڑھے میں گرے گا جیسا کہ تاریخ شاہد ہے اور تاریخ گواہی دیتی ہے کہ بہت سے گمراہ ہوئے۔

یہاں سیڑھی کے بغیر براہِ راست چھت پر پہنچنے کی کوشش کرنے والا گرتا ہے تو اس کی جان کی ہلاکت ہے لیکن رسولوں کے واسطہ کو ہٹا کر کوئی اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرے تو اس کے ایمان کی ہلاکت کی نشانی ہے. بہت سی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں، راہِ راست سے ہٹ گئیں، اسی لئے رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے

نبی اور رسول کی حقیقت

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیغمبر جو بھی آتے تھے وہ اللہ کے پیغام کو لا کر پہونچاتے تھے اس کی وضاحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل کر کے لوگوں کو دکھاتے تھے، کچھ لوگ یہ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول صرف پیغام لانے والا، ایک بات کو پہنچانے والا ہے (العیاذ باللہ) وہ کہتے ہیں رسول کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پوسٹ مین (Postman) ہے وہ خط لا کے دروازے پے دے کے چلا جاتا ہے اسے کوئی واسطہ نہیں کہ خط میں کیا لکھا ہوا ہے اور کہاں سے آیا ہے اور کس کے نام آیا ہے اسی طریقہ سے آج وہ فرقہ جو خود کو اہل قرآن کہتا ہے اور پوری امت ان کو منکرین حدیث کہتی ہے یہ فرقہ کہتا ہے کہ رسول کا تعلق صرف اتنا ہے کہ وہ پیغام رسانی کرتا ہے پیغام پہنچاتا ہے اس سے آگے رسول کا کوئی واسطہ نہیں، کوئی تعلق نہیں۔ یہ بالکل گمراہی اور ضلالت ہے

تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے

اسی طریقہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنے نبیوں کو بھیجا ہے سب پر ایمان لانا چاہیئے ،اتنی بات ہے کہ ان میں درجات کا فرق ہے اور یہ فرقِ مراتب اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود بیان کیا ہے "تلک الرسل فضلنابعضهم علیٰ بعض "مراتب کا فرق تو ہے لیکن تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی گذرے جوابھی بھی ہیں وہ کہتے ہیں" نؤمن ببعض ونكفر ببعض " ہم بعض پر تو ایمان لاتے ہیں بعض کو نہیں مانتے، بلکہ ان کا انکار کرتے ہیں " ویریدون ان یتخذوا بين ذلک سبیلا " ایک بیچ کی راہ ،ادھر سے تھوڑا لے لیا ادھر سے تھوڑا لے لیا، اس طریقہ سے ایک راستہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ فرماتے ہیں " اولئک هم الكفرون حقا " بالیقین حقیقی طور پر وہی کافر ہیں اس لئے تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی تعداد

انبیاء علیہم السلام کی تعداد کتنی ہے؟ مسند احمد کی روایت ہے حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا "کم وفاء عدة الانبیاء؟ "اے اللہ کے نبی! انبیاء علیہم السلام کی مکمل تعداد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "مأة الف واربعة وعشرون الفاً " ایک لاکھ چوبیس ہزار، لیکن پورا دارومدار اسی روایت پر نہیں ہے اس لئے علمائے اسلام نے فرمایا انبیاء علیہم السلام کی تعداد کے سلسلے میں اختلاف ہے اسی لئے ایک مؤمن کا یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ اللہ نے جتنے بھی انبیاء علیہم السلام کو بھیجا ہے ان پر ہمارا ایمان ہے فکس(fix) کر کے اور متعین کر کے کہنا کہ اتنے انبیاء علیہم السلام آئے یہ مشکل کام ہے اس لئے کہ اگر اس طریقہ سے طئے کر لیا جائے تو کوئی نبی آیا ہو اور ہماری اس تعداد کے اندر، ہماری اس کوٹنگ (counting) میں وہ نہ آئے تو اس پر ایمان نہیں ہوگا اور اگر ہم نے جو تعداد مقرر کی ہے اس سے زیادہ ہوں تو وہ اس میں نہیں آئیں گے چھوٹ جائیں

گے ،زیادہ ہوجائیں گے تو بڑھ جائیں گے، اس طریقہ سے بعضوں پر ایمان لانا ہوگا اور بعضوں کوچھوڑنا لازم آئیگا۔اسی لئے کبھی بھی کہتے ہوئے احتیاط کے ساتھ یہ بات کہنی چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کم وپیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کومبعوث فرمایا ہے حدیث میں مذکور تعداد کوبھی ملحوظ رکھنا چاہیئے اور فکس بھی نہیں کرنا چاہیئے ،اللہ نے خود فرمایا" ورسلاً قدقصصنٰہم علیک من قبل ورسلالم نقصصھم علیک"(نساء) اے نبی! ہم نے نبیوں کے بعض قصے آپ کو بیان کئے ہیں اور بعض کے نہیں بیان کئے۔بعض کے بارے میں بتایا اور بعض کے بارے میں نہیں بتایا۔اگر پوری تفصیلات ،پوری تعداد بتانی مقصود ہوتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ خود بیان فرمادیتے ،اللہ نے نہیں بتایا، جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ان سب پر ہمارا ایمان ہے اس کو ماننا چاہیئے۔

ہر نبی مبشر ومنذر رہوتا ہے

اسی طریقہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا"مبشرین ومنذرین" اللہ کی طرف سے بشارت سنانے والے اور نافرمانی کرنے والوں کو ڈرسنانے والے۔ ایسا کیوں؟ "لئلایکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل " کہ کہیں لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ ہمیں معلوم نہیں تھا، ہمارے پاس تیرے احکام کو لانے والا کوئی نہیں آیا تھا"ماجاء نامن بشیر ولانذیر" ہمیں کوئی ڈرانے والا ،ہمیں کوئی خوشخبری سنانے والا ہمارے پاس نہیں آیا، ایسا الزام اللہ پر نہ دیں اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر جگہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔

آپ خاتم النبیین اور رحمت للعالمین ہیں

پہلے ایک ہی وقت میں ،ایک ہی مقام پر کئی کئی انبیاء کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجا جیسے ابراہیم علیہ السلام نبی تھے اسی وقت حضرت لوط علیہ السلام بھی نبی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام بھی پیغمبر تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وہ آخری پیغمبر ہیں کہ قیامت تک ان کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے اور آپ پوری انسانیت کے لئے مبعوث کئے گئے، اس سے پہلے کے انبیاء اپنی قوم کے لئے، اپنے قبیلہ کے لئے، اپنے علاقہ کے لئے بھیجے جاتے تھے رسول اللہ ﷺ "کافة للناس" پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہوئے اور قیامت تک کے آپ نبی ہیں۔

ایک حدیث ہے بخاری شریف کی، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی" مجھے پانچ ایسی خاص چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ان پانچ چیزوں میں ایک یہ فرمایا کہ "کان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس کافة" مجھ سے پہلے جو انبیاء آئے ان کو خاص ایک قبیلہ کی طرف، ایک قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے پوری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے رسول اللہ ﷺ پوری انسانیت کے نبی ہیں رحمۃ للعالمین ہیں اور قیامت تک کی انسانیت کے آپ نبی ہیں۔

ضروری تنبیہ

بزرگو! اس سے ہٹ کر آخر میں ایک بات ہے جمعہ کا خطبہ یہ جمعہ کی نماز کے لئے شرط اور ضروری ہے جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے، ادب واحترام کے ساتھ اس کو سننا چاہیئے، ایک حدیث ہے سنن بیہقی کی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں "استوی النبی ﷺ علی المنبر یوم الجمعة" کہ اللہ کے رسول ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا "اجلسوا" بیٹھ جاؤ تو آپ ﷺ نے خطبہ کھڑے ہو کر سننا پسند نہیں فرمایا، آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، روایت میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا ابن مسعودؓ مسجد کے دروازے پر تھے جوں ہی یہ آواز کان میں پڑی فوراً وہیں بیٹھ گئے، اللہ کے رسول ﷺ نے دیکھا تو فرمایا "یابن مسعود تعال" اے ابن مسعود! آیئے آگے آیئے، میں نے آپ سے تو نہیں کہا، یہ لوگ جو کھڑے ہوئے خطبہ سن رہے ہیں ان سے میں نے کہا بیٹھ جاؤ۔

گذارش ہے کہ جو حضرات کھڑے ہو کر خطبہ سنتے ہیں یہ طریقے کے خلاف ہے، ہمارا اگر اتنا ہی تعلق ہو کہ ہم سب سے آخر میں آئیں اہو ور کھڑے کھڑے سن کر اور سب سے پہلے

مسجد سے نکل جائیں، اگر ہمارا رشتہ اور تعلق اللہ سے اتنا ہی ہو تو پھر اللہ کا تعلق ہمارے ساتھ کیا ہوگا، خود اس کو سوچ لیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس کی سمجھ عطا فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

عقیدۂ ختم نبوت

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له ونشهد اَن لا اله الا الله ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله امابعد فقد قال الله تبارك وتعالى فى القرآن المجيد والفرقان الحميد اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين (الاحزاب)

دین میں عقیدہ کی حیثیت

دین میں عقیدہ کی حیثیت جڑ اور بنیاد کی ہے ایک درخت نظر آنے میں بہت اچھا ہے لیکن اگر اسکی جڑ کھوکھلی ہے تو وہ درخت آج نہیں تو کل ضرور گرے گا ایک عمارت خوبصورت نظر آرہی ہے لیکن اس کا فاؤنڈیشن (Foundation) اور اس کی بنیاد کمزور ہے تو آج نہیں تو کل خطرہ ہے اسی طریقہ سے زندگی میں اعمال ہیں لیکن عقیدے کچے ہیں اس میں مضبوطی نہیں ہے تو کبھی بھی یہ خطرہ کی بات ہے، اسلامی عقیدوں میں ایک اہم بنیادی اور اصولی عقیدہ عقیدۂ ختم نبوت ہے یعنی رسول ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا اور اس پر ایمان لانا۔

آیت کریمہ کا مختصر پس منظر

اللہ تبارک وتعالی نے اپنے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ پر اس کو مکمل کیا، اس آیت پاک میں اللہ تبارک وتعالی فرماتے ہیں ماکان محمد ابااحدمن رجالکم کیا مطلب؟ ایک تفصیلی واقعہ ایک ہے اشارۃً کچھ عرض کرتا ہوں حضرت زید بن حارثہؓ رسول اللہ ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے متبنٰی تھے جن کو رسول اللہ ﷺ نے پالا تھا عرب کا دستور تھا کہ جو جس بچہ کو پالتا ہے وہ بچہ گویا کہ اس کا حقیقی بچہ شمار کیا جاتا، اُسی مرد کی طرف اس کو منسوب کرتے تھے اور وہ اس کا حقدار اور وارث بھی بنتا تھا، لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ زید بن حارثہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔

ایک اور واقعہ ہے کہ حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی حضرت زینبؓ کو کسی وجہ سے طلاق دے دی، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرمایا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں طرح طرح کی باتیں ہوئیں اور لوگوں نے کہا کہ محمد نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے تو اللہ تبارک وتعالی نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی ماکان محمد ابااحدمن رجالکم اے لوگو! محمد (ﷺ) وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں یعنی آپ ﷺ کی اولاد ہوئی لڑکیاں تو مشہور ہیں لڑکے بھی ہوئے لیکن کم عمری میں وفات پاگئے کوئی بھی بڑا نہیں ہوا، جوان نہیں ہوا، تو اللہ فرماتے ہیں کہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ تو کیا معنی؟ جسمانی باپ نہیں ہیں لیکن ولکن رسول الله وخاتم النبیین وہ اللہ کے رسول ہیں وہ تم سب کے روحانی باپ ہیں تم سب کا ان سے بڑا گہرا تعلق ہے فرمایا وہ رسول اللہ ہیں اللہ کے رسول ہیں تم سب کے روحانی باپ ہیں اور اس کے آگے فرمایا وخاتم النبیین نبیوں کے سلسلوں کو مکمل کرنے والے ہیں، کمالاتِ نبوت اور رسالت میں یہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ بہت بڑی فضیلت کی چیز ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین بنایا۔

حضور کو کمال مطلق عطا کیا گیا

کوئی بھی چیز ترقی کرتی ہے تو وہ دھیرے دھیرے، بتدریج ترقی کرتی ہے اور آخر اس کے انجام کو دیکھ کر اس کی کامیابی شمار کی جاتی ہے مثال کے طور پر کوئی بھی چیز بنانا شروع کرے تو وہ شروع کے ایام میں ابھی تکمیل کو نہیں پہنچتی، بلکہ بنانے والے کو انتظار رہتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا اس کا اتمام کیسے ہوگا؟ تو آخر کار اس کے انجام کو دیکھ کر ہی فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہی مقصود ہوتا ہے اسی طریقہ سے نبیوں کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر نبی اپنے اپنے زمانے میں کامل تھے لیکن کمال مطلق اور پوری کمالیت اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی۔ جیسے ایک بچہ ہوتا ہے چھوٹا ہوتا ہے اس کے لباس کا سائز الگ ہوتا ہے پھر نو جوان ہوتا ہے تو اس کا سائز بدل جاتا ہے پھر ہوتے ہوتے ایک ایسی عمر پر پہنچتا ہے کہ اب اس سائز کے بدلنے کی ضرورت نہیں پڑتی، اس کا ایک ہی میزرمنٹ Measurment رہتا ہے ،اِسٹانڈیڈ (Standard) رہتا ہے لوگوں کے سائز ٹیلر Tailor کے پاس رہتے ہیں اور وہ صرف کپڑا دیکر کہہ دیتے ہیں کہ میرے لئے لباس تیار کردو، وہ تیار کردیتا ہے کیوں؟ اس پر جاکر یہ چیز رک گئی ہے اس سے آگے نہیں، اسی طریقہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کے سلسلے کو رسول اللہ ﷺ پر تام ومکمل کیا ہے۔

تمام نبیوں میں حضور کی انمول مثال

چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مثلی ومثل الانبیاء من قبلی " میری اور مجھ سے پہلے آنے والے نبیوں کی مثال "کمثل رجل بنی بُنْیَاناً " جیسے ایک شخص نے عمارت تعمیر کی" فأحسنه واجمله " بہت اچھی بنائی بڑی خوبصورت بنائی "الاموضع لبنةمن زاوية من زواياه" سوائے ایک گوشہ کے کہ اس تعمیر کرنے والے نے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی "فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون به" لوگ آتے اس عمارت کو دیکھتے بہت تعجب کرتے وہ عمارت ان کو بہت پسند

آتی لیکن "ویقولون" وہ کہتے "ھلا وضعت ھذہ اللبنة" کیوں نہیں یہ اینٹ یہاں رکھ دی گئی؟ اگر یہ رکھ دی جاتی تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی، رسول اللہ ﷺ نے یہ مثال دے کر فرمایا "انا اللبنة" یہ آخری اینٹ میں ہوں " وانا خاتم النبیین " اور میں نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔

جھوٹی نبوت کی پیشین گوئی

اس کے ساتھ ابوداؤد کی روایت ہے آپ نے فرمایا" انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی" میری امت میں تیس جھوٹے لوگ آئیں گے وہ جھوٹے ہوں گے، کذّاب ہوں گے لیکن یزعم انه نبی ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت پہلے پیشین گوئی دے دی یہ جو تیس کا عدد آپ ﷺ نے فرمایا علماء نے جائزہ لے کر بتایا کہ ایسے بڑے بڑے خبیث قسم کے لوگ جن کی وجہ سے امت کو بڑا خطرہ لاحق ہوا ان کی تعداد یہ ہے ورنہ تو چھوٹے موٹے ایسے جھوٹے نبی بہت ہوئے اور ہر زمانے میں ہوئے۔ شروع زمانے ہی میں رسول اللہ ﷺ کی موجودگی ہی میں، دو مردوں اور ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا ،ایک مسیلمہ کذّاب تھا دوسرا اسود عنسی ،اور ایک سجاح نامی عورت تھی شروع دور ہی میں ان کا خاتمہ کیا گیا۔

ختم نبوت کا عقیدہ اجماعی ہے

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اگر کوئی اس طرح کا دعویٰ کرے تو اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا ورنہ پھر اس کا قصہ تمام کیا جائے گا تیسری کوئی چیز نہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم نے اس پر شروع سے عمل کیا، ایک ایک مدعی نبوت کو ختم کیا۔ مرد تو مرد عورتوں نے بھی دعویٰ کیا، ایک عورت نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا

تماشہ ہے؟ اس نے کہا نبی نے فرمایا میرے بعد کوئی مرد نبی نہیں آئے گا، یہ نہیں کہا کہ عورت نبی نہیں آئے گی اس لئے میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

حدیث کے لفظ سے دعویٰ نبوت

ایک شخص نے ایک ڈھونگ رچایا، اپنا نام " لا " کہہ کر مشہور کردیا، ایک زمانے تک اپنا نام "لا لا" بتاتا رہا، اس کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ حدیث میں آیا ہے لا نَبِیَّ بعدی "۔حدیث میں جو تھا اس کو گرامیٹکل (Grammatical) طور پر اور علم نحو کے اعتبار سے اس کو توڑ موڑ کر غلط طریقہ پر پیش کرنا شروع کردیا، حدیث میں ہے لا نَبِیَّ بعدی " جس کے معنی ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اس نے گرامیٹکل طور پر گڑ بڑی کی اور اس نے کہا " لا نَبِیٌّ بعدی " یعنی " لا " نام کا ایک شخص میرے بعد نبی آئے گا اس طریقہ سے لوگوں نے ڈھونگ رچایا۔

چند مشہور جھوٹے مدعیانِ نبوت

یہ سلسلہ تو چلا لیکن کٹر قسم کے، خطرناک قسم کے کچھ جھوٹے نبی آئے، مسیلمہ کذاب ، اسود عنسی ، طلیحہ بن خویلد، صالح بن طریف، مختار ابن مسعود ثقفی ، بہاء اللہ ایرانی ، احمد بن حسین اور غلام احمد قادیانی۔ اور آخر زمانے کا اس کمپیوٹر کے زمانے کا ڈاکٹر رشاد خلیفہ، اس طریقہ سے خطرناک اور بھیانک قسم کے جھوٹے نبی پیدا ہوئے۔ سب سے اخیر میں جو ڈاکٹر رشاد خلیفہ ہے اس کے سلسلہ میں گذشتہ اور اس سے پہلے جمعوں میں بھی اس کے خبیث خیالات کو، اس کے گندے نظریات کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور دعویٔ نبوت

آج اس سے اوپر کا جو خبیث ہے مرزا غلام احمد قادیانی ،اس کے سلسلہ میں ارادہ ہوا کہ کچھ باتیں عرض کروں ،اس لئے کہ اسی مہینے کی ۲۷ رتاریخ کو پوری دنیا میں وہ لوگ بڑے دھوم دھام کے ساتھ جشن منارہے ہیں ،اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری خلافت کا ایک سو سال کا عرصہ گذرا ہے اور وہ اپنی سنچری (century) منارہے ہیں یہ غلام احمد قادیانی کون ہے؟ قادیان پنجاب میں ایک بستی ہے وہاں کا ایک شخص ہے یہ کھڑا ہوا، پہلے اپنے کو مجدد کہا، پھر اپنے کو مسیح کہا ،پھر اپنے کو نبی کہا اور نبی میں بھی قسم قسم کے اپنے کو نبی کہا یعنی ظلی نبی ، بروزی نبی وغیرہ۔ پہلے اپنے کو مجدد کہا، پھر اپنے کو مہدی کہا، پھر اپنے کو مسیح کہا، پھر اپنے کو نبی کہا ایسی بکواس بکتا تھا۔

ہر نبی سیرت اور صورت میں ممتاز ہوتا ہے

ایک اصولی بات ہے کوئی بھی اللہ کا نبی آتا ہے تو وہ ذات کے اعتبار سے پکا ہوتا ہے ،بات کے اعتبار سے سچا ہوتا ہے اور اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہوتا ہے صورت کے اعتبار سے خوبصورت ہوتا ہے ، سیرت کے اعتبار سے اچھا ہوتا ہے ہر اعتبار سے قابل اعتماد اور قابل اعتبار ہوتا ہے اللہ تبارک تعالیٰ ایسے ہی کو نبی بناتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت اور صورت کی حقیقت

یہ شخص ہر لائن سے گیا گذرا تھا ، ظاہر بھی اس کا گیا گذرا،ان کا ایک (Monthly) میگزین ہے،(The Review Of Religions) اس میں خود اس کی تصویر ہے جس میں اسکو آنکھ کا کانا، پیر کا لنگڑا بتایا گیا ہے ،اسی طرح دماغ کا ماؤف ، پاگل قسم کا ،جھوٹا ،غدّار ،مکّار اور معلوم نہیں کیسی کیسی چیزیں ،خباثت اس کے اندر بھری ہوئیں تھیں ،لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس نے اس طرح کی بکواس کی باتیں کیں اور اس کے پیچھے لوگ چلے اور آج تک چل رہے ہیں یہ افسوس کی بات ! قادیان ایک چھوٹی سی بستی ہے وہاں کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس طرح کی بکواس کی اور اپنے کو نبی بتایا اور اس کے ماننے والے ہر جگہ ہیں اس

شہر (چینئی) میں بھی ہیں اور اس شہر میں بھی اِس مہینے کی ۲۷ رتاریخ کو اِن کا جلسہ ہونے والا ہے۔

رَبْوَہ لفظ کی تحقیق

جب ہندستان تقسیم ہوا تو یہ لوگ یہاں سے وہاں بھاگے (pakistan) ، پڑوس ملک کو گئے وہاں جاکر ایک بڑی جگہ انھوں نے خریدی اور نام بھی ایسے دھوکہ کا انھوں نے رکھا، چنانچہ اس جگہ کا نام رَبْوَہ رکھا۔ یہ رَبْوَہ کیا لفظ ہے؟ یہ قرآن میں آیا ہے عربی لفظ ہے اگر چنتادری پیٹ (chintadaripet) ہو، پدوپیٹ (pudupet) ہو، اس کے بازو کوئی دھوبی پیٹ ہو تو مناسب ہے یہ پدوپیٹ اور چنتادری پیٹ کے بیچ میں کوئی بستی ایسی ہو جس کا نام" لاس اینجلس (Los Angeles) "یہ ہنسی مذاق کی چیز ہوگی، ادھر فیصل آباد ہے اُدھر اسلام آباد ہے اِدھر گوجرانوالہ ہے اُدھر شیرانوالہ، ایسی بستیوں کے درمیان ایک بستی کا نام ہے رَبْوَہ۔ واہ ! یہ قرآن کا لفظ ہے عربی لفظ ہے جس کے معنی بلند جگہ، اس نے اس بستی کا نام ہی رَبْوَہ رکھا لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے، قرآن مجید کی ایک آیت کو لیا" وجعلنا ابن مریم وامه اية واوينهما الى ربوة ذات قرار و معين (مؤمنون) " اللہ نے فرمایا ہم نے عیسیٰ بن مریم کو اور ان کی ماں کو ہماری قدرت کی نشانی بنائی اور ہم نے ان کو ایک بلند جگہ پر قرار دیا اور بہتے ہوئے پانی کی جگہ پر ہم نے ان کو ٹھہرایا، تو رَبْوَہ کا جو لفظ قرآن میں آیا ہے اس لفظ کو لے کر اس جگہ کا نام مشہور کر دیا اور اس علاقہ کا نام رکھ دیا اس طریقہ پر وہ بکواس کرتے رہے اور بکتے رہے تاکہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ مرزا غلام احمد، مسیح ابن مریم ہے۔

بَاب لُدْ کی حقیقت

اس سے جب لوگوں نے پوچھا کہ تم عیسیٰ کیسے ہو گئے؟ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے اذا بعث الله المسيح بن مريم فينزل عندالمنارة البيضاء بشرقی دمشق (مسلم) کہ وہ بابِ لُد (Lud) جو دمشق میں ایک جگہ ہے وہاں پر نازل ہوں گے، تم یہاں کیسے؟ اس نے کہا کہ یہ لُدھیانہ جو پنجاب میں ہے لُد اس کا شارٹ فارم (Short Form) ہے سبحان اللہ ! وہ پنجاب کا شخص تھا اس نے لدھیانہ کا شارٹ فارم لُد بتادیا۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع

مسجد کے منارہ کے قریب اتریں گے جو دمشق کی مشرقی جانب میں ہوگا، اس نے مشرق کی جانب کے متعلق یہ کہہ دیا کہ قادیان وہ دمشق کی مشرق کی جانب ہے پھر جب لوگوں نے پوچھا اچھا منارہ کے قریب اترنے کی جو بات ہے وہ کیا ہوئی؟ اس وقت وہ لاجواب ہوگیا بعد میں ایک منارہ بنایا، پھر اس پر سے اترا، سبحان اللہ !اس طرح کی ڈھکوسلی باتیں، اس طرح کی بیکار کی باتیں وہ بکتا رہا، لیکن افسوس کہ بہت پڑھے لکھے (ڈاکٹر، انجینئر) معلوم نہیں ان کی عقل کہاں چلی جاتی ہے ایسے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد ہے اور آج بھی پیسوں کے بل بوتے پر وہ خوب تیزی کے ساتھ اپنی اشاعت کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کا عقیدہ

اس کو اچھی طرح سے سمجھنا ہے یہ فرقہ اپنے علاوہ سب کو کافر کہتا ہے چنانچہ یہ "Wikipedia" ہے، اس میں وہ لکھتا ہے

"Any one who does not believe in mirza Ghulam Ahmad's Claims is out side the fold of islam even though they may not have heard the name of MirzaGhulam Ahmad" وہ کہتا ہے کہ جو کوئی بھی مرزا غلام احمد کے دعووں کو نہیں مانتا، چاہے اس نے مرزا کے بارے میں نہ سنا ہو وہ بھی اسلام کے دائرہ سے خارج ہے، اس طریقہ کا خبیث فرقہ دنیا میں پھیل رہا ہے، پنپ رہا ہے اور اپنی شناخت قائم کر رہا ہے

راہِ نجات

ہم کو ذرا ہوشیار رہنا چاہیئے، ایک ہے غذا، ایک ہے دوا۔ اور ایک تیسری چیز ہے پرہیز، پرہیز تو ضروری ہے ہم دوا بھی کھا رہے ہیں اور پرہیز بھی نہیں کرتے ہیں تو پھر الٹا ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے، خود کو سنبھالنا چاہیئے، اور اپنی اولاد کو بچانے اور ان کی حفاظت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کی سمجھ عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قادیانیت (احمدیہ جماعت) کی حقیقت

- ☆ یہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے خلاف ایک بغاوت ہے
- ☆ یہ امت مسلمہ کے خلاف امت احمدیہ کو کھڑا کرنا ہے
- ☆ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے کی طرح مرزا پر وحی نازل ہونے کو بتانا ہے
- ☆ رسول اللہ ﷺ کے خلفاء کے مقابلہ میں مرزا کے خلفاء کو ثابت کرنا ہے
- ☆ خلاصہ یہ ہے کہ دین اسلام کے خلاف ایک نئے دین کو پیش کرنا ہے

MAJLIS INAAM

FLOWER GARDAN

AMBUR . 635802